فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۵ امان ۱۳۴۵ ہش ۱۲ ذیقعد ۱۳۸۵ھ ۵ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۵۴

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۴ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ
"کل پیٹ میں درد تھا اور الٹیاں بھی آتی رہیں۔ آج افاقہ ہے"
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—○ ربوہ ۴ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے شدید کھانسی اور دمہ کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد سے بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—○ ربوہ ۴ مارچ۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔اے کے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب کئی روز سے بہت بیمار ہیں۔ آج صبح طبیعت بہت زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ آپ کی شفائے کامل وعاجل کے لئے دعا کریں۔

—○ مکرم عبدالستار صاحب سوکیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس بمعہ فیملی مرکز میں تین ماہ قیام کرنے کے بعد واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ۵ مارچ بروز ہفتہ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی کے لئے روانہ ہوں گے۔ کراچی سے مکہ معظمہ جائیں گے۔ اور حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد اپنے وطن روانہ ہوں گے۔ دوست ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے بھائی کو دلی دعاؤں سے رخصت کریں۔
(نائب وکیل التبشیر)

—○ مکرم ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب آف عدن مورخہ ۱۲/۳/۶۶ کو عدن سے ربوہ کے لئے معہ اہل وعیال روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبداللطیف خان نائب افسر لنگر)

فوجی بھرتی

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۶ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں فوجی بھرتی ہے۔ امیدوار اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ مطبوعہ فارم جس پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر صاحب کے دستخط ثبت ہوں اپنے ہمراہ ضرور لاویں۔ (ناظر امور عامہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

چاہیئے کہ تم توبہ کی حقیقت سے واقف ہو کر تمام گناہوں سے بچو

"یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور وہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے [illegible] اور توبہ کے ذریعہ انسان پھر اپنے رب سے صلح کر سکتا ہے۔ دیکھو انسان پر جب کوئی جرم ثابت ہو جائے تو وہ قابل سزا ٹھہر جاتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَنْ یَّاْتِ رَبَّہٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَہَنَّمَ یعنی جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آتا ہے اس کی سزا جہنم ہے۔ وہاں وہ نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے۔ یہ ایک جرم کی سزا ہے۔ اور جو ہزاروں لاکھوں جرموں کا مرتکب ہو اس کا کیا حال ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص عدالت میں پیش ہو، اور بعد ثبوت اس پر فرد قرارداد جرم بھی لگ جائے اور اس کے بعد عدالت اس کو چھوڑ دے تو کس قدر احسان عظیم اس حاکم کا ہوگا۔ اب غور کرو کہ یہ توبہ وہی بریت ہے جو فرد قرارداد جرم کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ توبہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ کس قدر گناہوں میں وہ مبتلا تھا اور ان کی سزا کس قدر اس کو ملنے والی تھی جو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے معاف کر دی۔ پس تم نے جواب توبہ کی ہے چاہیئے کہ تم اس توبہ کی حقیقت سے واقف ہو کر ان تمام گناہوں سے بچو جن میں تم مبتلا تھے اور جن سے بچنے کا تم نے اقرار کیا ہے۔ ہر ایک گناہ خواہ وہ زبان کا ہو یا آنکھ یا کان کا۔ غرض ہر اعضا کے الگ الگ گناہ ہیں ان سے بچتے رہو۔ کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ گناہ کی زہر رفتہ رفتہ جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر اس مقدار اور حد تک پہنچ جاتی ہے۔ جہاں انسان ہلاک ہو جاتا ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۳-۱۴۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کا فلسفہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اس امر پر زور دیا ہے کہ ہمارا ہتھیار دعا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں جو غلبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے اس غلبہ کے حصول کے لئے دعا ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بندگانِ حق ہمیشہ دعا کے ذریعہ ہی غیر اللہ کے مقابلہ میں فتوحات حاصل کرتے رہے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اصلاح دنیا کا بیڑا اٹھایا تو آپؐ تنہا اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاس نہ تو مال و دولت تھے۔ اور نہ لشکر تھے نہ فوجی سامان تھے۔ چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجبوراً تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ اور کفار سے پہلی جنگ ہوئی جس کا نام جنگ بدر ہے تو دشمن کے مقابلہ میں آپؐ کے ہمراہیوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی۔ جہاں دشمن کا لشکر ایک ہزار کی تعداد سے زیادہ تھا۔ اس کے باوجود آپؐ کو اس جنگ میں فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی۔

اس فتح کی بنیاد ان سامانوں پر نہ تھی جو جنگوں میں لازمی ہوتے ہیں۔ اگر آجکل کا کوئی ماہر جنگ اس وقت موجود ہوتا تو وہ اس مقابلہ کی کبھی اجازت نہ دیتا۔ مگر وہاں تو وہ ماہر جنگ تھا۔ جس کا بھروسہ ساز و سامان پر نہیں بلکہ دعا پر تھا۔ آپؐ کی وہ دعا اب بھی لوگوں کو یاد ہے جو نہایت خشوع و خضوع سے آپؐ نے اپنی فتح کے لئے رب العزت کے حضور مانگی تھی۔

الغرض عباداللہ کا رب سے کاری ہتھیار دعا کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار دعا پر زور دیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے آپؑ کی اس بات کو حرزِ جان بنا لیا ہے۔ آج دنیا میں واحد جماعت جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جو اپنی کامیابیوں کا دارومدار "دعا" پر رکھتی ہے۔

اس کے باوجود جماعت احمدیہ "دعا" کے معنی بھی اچھی طرح سمجھتی ہے۔ دعا کے معنی ترک اسباب نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ظاہری اسباب کسی کام کی تکمیل کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ان کا استعمال بھی دعا کی قبولیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مادی اسباب بھی دعا ہی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اگرچہ جنگ بدر میں کفار کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تھی۔ مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے "ترک اسباب" نہیں کیا تھا۔ بلکہ جس قدر مقدرت تھی اپنی طرف سے تمام سامان ساتھ لیا تھا۔ یہ نہیں کہ بجائے میدان میں آنے کے آپؐ صرف رہبانوں کی طرح ایک گوشہ میں بیٹھ کر دعا کرنے لگے تھے۔ نہیں آپؐ نے اپنی وسعت کے مطابق مادی اسباب کو نظر انداز نہیں کیا تھا۔ بلکہ جو کچھ موجود تھا وہ لے کر دشمن کے مقابلہ میں نکلے تھے تاہم آپؐ کا بھروسہ ان مادی اسباب پر نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ "ترک اسباب" دراصل کفرانِ نعمت میں داخل ہے۔ البتہ دنیا پرستوں کی طرح دنیوی طاقت پر ہی تمام انحصار رکھنا بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ جو دراصل ایک طرح سے غرور کی تعریف میں آتا ہے۔ چنانچہ ایک جنگ میں جب مسلمانوں نے اپنی طاقت پر ناز کیا۔ تو ان کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ الغرض جہاں ترک اسباب بھی کفرانِ نعمت ہے وہاں اسباب ہی پر تمام انحصار رکھ دینا اور دعا سے استفادہ نہ کرنا بھی کفرانِ نعمت ہی میں داخل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بغیر ظاہری اسباب کے دعا تو کامیاب ہو سکتی ہے۔ مگر محض اسباب دھوکا دے سکتے ہیں۔ چنانچہ عباداللہ ہمیشہ دعا پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اسباب کو بھی اللہ تعالیٰ کی دین ہی سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ ہماری فتح کا ہتھیار "دعا" ہے۔

آپؑ نے دعا کے ہر پہلو پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے چنانچہ آپؑ کی تصنیفات اور ملفوظات میں صرف دعا کے مضمون پر جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک مکمل اور مفصل تالیف بن سکتی ہے۔ چنانچہ دعا کا ایک یہ پہلو بھی ہے کہ بعض دعائیں بظاہر پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ اس لئے دعا مانگنے والا مایوس ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفہ دعا کو مفصل بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

"دعا بڑی چیز ہے افسوس لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے ضرور قبول ہو جانی چاہیئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید قرار نہیں دیا۔ دیکھو بچہ اگر آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے۔ تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے۔ کہ کونسی دعا مفید ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"دعا کے اصول میں میں نے بہت دفعہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی مومن کی مانتا ہے۔ اس کے سوا چونکہ ہم کو علم نہیں۔ اور نہ اپنی ضرورتوں کے نتائج سے آگاہ ہیں۔ اس لئے بعض وقت ایسی چیزیں مانگ لیتے ہیں۔ جو ہمارے لئے مضر ہوتی ہیں پس وہ دعا تو قبول کر لیتا ہے۔ اور جو دعا کرنے والے کے واسطے مفید ہوتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے۔ جیسے ایک زمیندار کسی بادشاہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا گھوڑا مانگے اور بادشاہ اس کی ضرورت کو سمجھ کر اسے عمدہ بیل دے دے تو اس کے لئے وہی مناسب ہو سکتا ہے۔ دیکھو ماں بھی تو بچے کی ہر خواہش کو پورا نہیں کرتی۔ اگر وہ سانپ یا آگ کو لینا چاہے۔ تو کب دیتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور تقویٰ اور ایمان میں ترقی کرنی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۸۳، ۳۸۴)

اگر ہم دعا کے اس اصول کو سمجھ لیں تو ہم دعا کی قبولیت کے متعلق شکوک میں نہیں پڑ سکتے۔ دعا کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ سے ایسے کام میں استمداد جس کے بظاہر کوئی اسباب نظر نہ آتے ہوں۔ مثلاً ایک شخص نے پوری محنت سے زمین تیار کی ہے۔ اچھا بیج ڈالا ہے۔ کھاد اور پانی بھی ضرورت کے مطابق دیا ہے۔ ظاہری اسباب کے لحاظ سے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ کہ اس کی فصل اچھی ہوگی مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ اس تمام کوشش کے باوجود ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ فصل خراب ہو کر رہ جائے۔ ہو سکتا ہے کہ کھڑی فصل پر اولے پڑ جائیں۔ اور تمام پودے تباہ ہو جائیں۔ یا کوئی دشمن ہی فصل کو خدانخواستہ آگ لگا دے۔ طوفان آجائے اور فصل تباہ ہو جائے۔ ایسی صورت میں جو دعا کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی آفتوں کو ٹال دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آفتیں تو اپنا کام کر جائیں اور فصل تباہ ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کسی اور طرح سے اس تباہی کی تلافی کر دے۔ مثلاً کہیں سے اسکو اتنا روپیہ مل جائے جو فصل کی قیمت کے برابر ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس دعا کا فائدہ اس کی پختگی ایمان اور اجر فی العاقبت کی صورت اختیار کر لے۔

اگر ہم ان باتوں پر غور کریں تو ہمیں اپنی بعض دعاؤں کے قبول نہ ہونے سے مایوسی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے کہ وہ ہمارے اس اخلاص کا کہ ہم نے آخری نتیجہ اس کی رضا پر چھوڑ دیا ہے بدلہ ایسی صورت میں دیگا جو اس سے بدرجہ بہتر ہو جو ہم نے مانگا تھا بعض لوگ اپنی ذرا ذرا سی دعا کے قبول نہ ہونے سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کیا ہم جو کام دنیوی تدابیر سے کرتے ہیں ان میں ہمیشہ ہمیں کامیابی ہوتی ہے۔ بسا اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں ضرور کامیابی ہوگی۔ مگر کوئی ایسی روکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے کہ بنا بنایا کام بگڑ جاتا ہے۔ کیا اس وقت ہم مزید کوشش چھوڑ دیتے ہیں۔ بلکہ پھر کوشش کرتے ہیں اور آخر روکاوٹ پر کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ اگر ہم دنیوی کاموں میں ذرا ذرا سی روکاوٹ پر مایوس ہو کر محنت کرنا چھوڑ دیا کریں۔ تو دنیا کا کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم سے اس کام کے کرنے میں کوئی کسر رہ گئی ہے۔ ہم وہ کسر پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح جب ہماری کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو ہم کو سوچنا چاہیئے کہ شائد ہم نے دعا کے تمام حاجات پورے نہیں کئے۔ یا یہ کہ دعا اگر پوری ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ہمیں بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا۔ جس طرح ایک مہربان ماں مانگنے پر اپنے بیٹے کے ہاتھ میں انگارا نہیں دیتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ہماری ایسی دعا قبول نہیں کرتا۔ جو ہمارے لئے فی الحقیقت نقصان رساں ہو۔ البتہ ہمیں دعا کا اجر

سماوی کُرّوں سے روابط اور قرآن مجید

ایک سوال کا جواب

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ ایس سی۔ ربوہ)

الفضل مورخہ ۱۰ فروری ۶۶ء میں میرا ایک مضمون "سماوی کرّوں سے زمین کے روابط کا آغاز" کے موضوع پر شائع ہوا ہے جس میں مَیں نے یہ بیان کیا تھا کہ سورۃ شوریٰ ع ۳ کی آیت ومن ایٰته خلق السمٰوٰت والارض وما بث فیھما من دابة وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک زمانہ میں سماوی کرّوں کا تعلق زمین سے قائم ہو جائیگا اور یہ کہا جا سکے گا کہ ان کو جمع کر دیا گیا ہے یا ملا دیا گیا ہے۔ گویا اس میں ان روابط کا ذکر کیا گیا ہے جن کا آئندہ زمانہ میں ہونا مقدر تھا۔ جمعھم کا لفظ جمع کا صیغہ ہے جس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کے روابط کسی ایک یا دو کرّوں سے نہیں بلکہ کئی کرّوں سے قائم ہو جائیں گے۔ روس نے حال ہی میں جو راکٹ چاند پر پہنچایا ہے وہ محفوظ حالت میں اس کی سطح پر اُترا اور اس کے متعدد فوٹو اور وہاں کے دوسرے حالات اس نے مقررہ پروگرام کے مطابق زمین تک ارسال کئے۔ اس راکٹ کے چاند کی سطح پر محفوظ طریقہ سے اُتر جانے کی وجہ سے بہت سے آلات جو اس میں رکھے گئے تھے اپنا اپنا مفوضہ کام سر انجام دیتے رہے۔ یہ گویا ہونے والے روابط کا نقطۂ آغاز ہے اور اس امر کی توقع کی جا سکتی ہے کہ مستقبل قریب میں انسان چاند تک پہنچ جائے گا۔

اس پر ایک دوست نے یہ دریافت کیا ہے کہ "فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون والی آیت کے ضمن میں ہم آج تک یہی سنتے آئے کہ انسان کا قدم کرۂ ارض سے باہر نہیں نکلے گا (اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حیاتِ مسیحؑ اور رفع جسمانی کے تعلق میں اس آیت سے حضرت مسیحؑ کا اس کرہ میں ہی رہنا، زندہ اور مردہ ضروری قرار دیا ہے) کیا آپ اس موضوع پر مزید روشنی ڈالیں گے۔"

اس سلسلہ میں پہلی گذارش تو یہ ہے کہ جو لوگ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں ان کا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ حضرت مسیحؑ کسی سماوی کرّہ میں جو ہماری کائنات کا ایک جزو ہے چلے گئے ہیں کیونکہ ان تمام کرّوں میں تو قسما قسم کے تغیّرات ہر لحظہ اور ہر آن واقع ہو رہے ہیں۔ ان میں رہتے ہوئے حضرت مسیحؑ کسی طرح بھی ان تغیّرات اور ان کے اثرات سے بچ نہیں سکتے تھے بلکہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ ایسے آسمان پر پہنچ گئے ہیں جہاں اللہ تعالےٰ جلوہ افروز ہے اور جہاں اس جہان کے تغیّرات اثر انداز نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رفع جسمانی کی تردید کی ہے جس کے بارے میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ اس رفع کے نتیجہ میں ہر قسم کی احتیاجات سے مستغنی اور زمان و مکان کے اثرات سے بالکل محفوظ ہو گیا ہے گویا بشریت کا جامہ اُتار کر ایک رنگ سے خود ذاتِ باری کی صفات سے متصف ہو گیا ہے۔ یہ چیز ممتنع اور محال ہے کوئی انسان خواہ وہ نبی ہو یا غیر نبی انسان ہوتے ہوئے زمان و مکان کے اثرات سے کسی رنگ اور کسی صورت سے بھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ تغیرات سے پاک صاف ایک ہی ذات ہے جو خالق کون و مکان ہے۔ اس صفت میں کسی غیر کو شریک قرار دینا صریحاً شرک ہے اور حضرت مسیحؑ کے تعلق میں اسی چیز کی نفی کی گئی ہے۔

رہی آیت فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ سو اس بارے میں عرض ہے کہ اس کا مضمون اپنی جگہ قائم ہے۔ اس آیت سے ملحق پچھلی آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین۔ یعنی تمہارے لئے اسی زمین میں ٹھکانا ہو گا اور کچھ مدت تک فائدہ اٹھانا (مقدر) ہو گا۔ (پھر) فرمایا اسی زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے۔ مستقر ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان مستقل طور پر رہتا ہے۔ ایک شخص جس کی بود و باش لاہور میں ہو اگر چند روز کے لئے کراچی چلا جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کراچی اس کا مستقر ہے۔ کراچی میں تو اس کا قیام عارضی اور وقتی ہے اس کی رہائش کی اصل جگہ لاہور ہی ہے اور وہی اس کا مستقر ہے۔ اس مفہوم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جب دونوں آیتوں پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مستقل قیام کا ذکر ہے اور بتلایا گیا ہے کہ زندگی اور موت بحیثیتِ مجموعی اس کرۂ ارض پر مقدر ہے۔ عارضی طور پر اگر انسان کرۂ ارض سے باہر چلا جائے اور بالفرض وہاں موت بھی واقع ہو جائے تب بھی اس آیت کے مضمون پر زد نہیں پڑتی۔

دوسرے یہ کہ سورۃ الانشقاق میں اللہ تعالےٰ آخری زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے واذا الارض مدت۔ یعنی اس زمانہ میں زمین پھیلا دی جائے گی۔ اب پھیلانے کا یہ مفہوم تو ہو نہیں سکتا کہ وہ ربڑ کی طرح کھینچ کر پھیلا دی جائے گی۔ اس کا پھیلنا اسی رنگ میں ہو سکتا ہے کہ جو سماوی کرّے بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں وہ زمین کا ہی حصہ ثابت ہو جائیں۔ اب سائنسدان یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ کسی زمانہ میں چاند در اصل زمین کا ہی حصہ تھا جو اب کٹ کر اس کے گرد گھومنے لگا ہے گو زمانہ اور فصل کے بُعد کی وجہ سے وہ اب ایک الگ کرّہ بن گیا ہے اور اس کا الگ وجود تسلیم کیا جانے لگا ہے مگر وہ دراصل زمین کا ہی حصہ ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی یہ ہے کہ وہ قریبی روابط کی وجہ سے پھر زمین کا حصہ بن جائے گا اور اس پہلو سے وہ ارض کے لفظ میں شامل ہے۔ قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا دونوں آیات میں اسی طرح تطابق ہو سکتا ہے کہ ہم چاند کو بھی ارض کا ہی حصہ سمجھیں بالخصوص جبکہ سائنس اس کی تائید کرتی ہے۔ اگر اس تشریح کو تسلیم کر لیا جائے تو کم از کم چاند کی حد تک انسان کے وہاں چلے جانے سے قرآنی آیت کا مضمون غلط ثابت نہیں ہوتا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تو چاند کے علاوہ مرّیخ کے بھی ارض کا حصہ ہونے کے امکان کو تفسیر صغیر میں تسلیم کیا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ارض کا لفظ ان تمام مادی کرّوں پر حاوی ہے جو ہماری کائنات میں پائے جاتے ہیں۔ وہ سب گویا زمینیں ہیں اور ان پر مادی زندگی کا ایک حصہ عارضی طور پر گزارنا ممتنع نہیں۔

تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ انسان جب کرۂ ارض سے باہر جاتا ہے تو ایسے حجرہ (Capsule) میں یا ایسے لباس میں جاتا ہے جو ہوا بند ہوتا ہے۔ خدائے تعالےٰ نے انسانی جسم کو ایسا بنایا ہے کہ وہ مستقل طور پر سطح زمین کے ماحول میں ہی زندگی کے دن گزار سکتا ہے اور اس کے باہر اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کیلئے وہ پانی کے اندر بھی غوطہ لگا لیتا ہے اور پہاڑوں کی بلندیوں پر بھی گھوم آتا ہے بلکہ پرندوں کی طرح ہوا میں پرواز کرنے لگتا ہے مگر یہ سب عارضی کیفیات ہیں جو اس کے مناسب حال نہیں وہ اتنے لمبے عرصہ تک جس کے لئے زندگی گزارنے کا مفہوم صادق آسکے زمین کی سطح سے دور نہیں رہ سکتا۔ آجکل جو خلا باز مصنوعی سیاروں میں گردش کرتے ہیں وہ اس امر کے لئے مجبور ہیں کہ اپنے ساتھ زمینی ماحول قائم رکھیں۔ زندگی کی بقا کے لئے ہوا کی ضرورت ہے، پانی کی ضرورت ہے، زمینی غذاؤں کی ضرورت ہے، ایک خاص درجہ حرارت اور ہوا کے ایک خاص دباؤ کی ضرورت ہے۔ ان سب کے بغیر انسان چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ ظاہر ہے کہ یہ اشیاء اور یہ کیفیات مستقل طور پر کرۂ ارض پر ہی میسر آ سکتی ہیں۔ اگر انسان اس سے باہر جانا چاہے تو اسے اس زمینی ماحول کو اپنے ساتھ لے جانا ہو گا۔ اس کے گرد پیش ہر وقت اور ہر آن وہی ہوا موجود ہونی ضروری ہے جو زمین پر ہوتی ہے تاکہ وہ اس میں سانس لے سکے۔ ویسا ہی درجۂ حرارت ہونا چاہیئے اور ویسا ہی ہوا کا دباؤ بھی۔ ورنہ زندگی ختم ہو جائے گی۔ وہ زمین کے پانی اور زمین کی غذاؤں سے ہی اپنی بھوک پیاس کو دور کر سکتا ہے۔ اس کے بغیر اس کا گزارہ نہیں۔ غرض اگر انسان ہفتہ دو ہفتے، مہینہ دو مہینے، سال دو سال کے لئے چاند، مرّیخ یا کسی اور کرّہ میں چلا بھی جائے تب بھی اس کا جسم درحقیقت ہر آن زمینی ماحول کے اندر ہو گا۔ اس ماحول سے کسی طرح بھی چھٹکارا ممکن نہیں۔ پس چاند یا مرّیخ یا کسی اور کرّہ میں پہنچ کر بھی وہ دراصل اپنے ماحول کے لحاظ سے زمین کے اندر ہی سمجھا جائے گا اور اس ماحول سے باہر نکلنا ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کے لئے ممکن نہیں۔ یہی وہ بات ہے جو قرآنِ کریم نے فرمائی ہے کہ فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون۔ تمہارے جسم کی بناوٹ ایسی رکھی گئی ہے کہ تم زمین کے ماحول میں ہی زندگی بسر کر سکتے ہو۔ پس تمہارا زندہ رہنا اور مرنا سب اسی ماحول کے اندر مقدر ہے۔ اس سے باہر زندگی ممکن نہیں۔

حبیب اللہ خاں ایم۔ ایس سی
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

*

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کا نہائیت کامیاب سالانہ جلسہ

صوبہ کے طول و عرض سے بھاری تعداد میں احمدی و غیر از جماعت احباب کی شرکت

اہم دینی موضوعات پر بزرگانِ جماعت و علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(مکرم مولوی احمد صادق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم مشرقی پاکستان)

بفضلہ تعالےٰ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا چھیالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۱۔۱۲۔۱۳ ؍ فروری ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار دار التبلیغ ڈھاکہ میں نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ صوبے کے تمام اضلاع میں پھیلی ہوئیں ستر سے زائد جماعتوں سے ایک ہزار سے زائد افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔ منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری اور محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے جلسے میں شرکت فرمائی۔ ان بزرگوں کے علاوہ ایک درجن سے زائد مربیان سلسلہ و دیگر اہلِ علم احباب جماعت نے سہ روزہ اجلاسوں میں اہم موضوعات پر نہایت مدلل و بصیرت افروز تقاریر فرمائیں۔

دار التبلیغ کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں شامیانوں کے نیچے بچھی ہوئی کرسیوں اور خوبصورت شایان شان سٹیج کے ساتھ جلسہ گاہ کو آراستہ کیا گیا تھا۔ مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ کا انتظام تھا۔ سہ روزہ تمام اجلاسوں میں جلسہ گاہ مشتاق سامعین سے بھری رہتی جن میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی بھاری تعداد بھی شامل ہوئی۔ بہت سے غیر احمدی دوست باہر سے آنے والے احمدیوں کے ہمراہ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ اس جلسے کے دوران بفضلہ تعالیٰ ۲۰ نئے افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے ایمان و استقامت اور نفوس و اموال میں برکت دے۔ آمین۔

جلسے کے لئے تاریخیں اگرچہ ۴، ۵ اور ۶؍ فروری ۶۶ء مقرر تھیں جس کے مطابق اطلاع تمام جماعتوں میں کی جا چکی تھی لیکن ان تاریخوں سے صرف چھ دن قبل مرکز (ربوہ) سے یہ اطلاع آنے پر کہ مرکزی علماء و بزرگان ہوائی جہاز میں سیٹ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے ۱۰؍ فروری کو ڈھاکہ پہنچیں گے جلسے کی تاریخیں تبدیل کر کے ۱۱-۱۲-۱۳ فروری مقرر کی گئیں اور اس کے مطابق پریس اور ریڈیو ڈھاکہ، ٹرنک کال اور بلیٹن کے ذریعہ سے دوبارہ تمام جماعتوں میں اطلاع کی گئی مگر اس کے بعد پہلے اعلان کردہ تاریخوں کے مطابق ہی احباب کی آمد شروع ہو گئی اور جلسہ کی تاریخوں کے آنے تک مہمانوں کی آمد میں اس قدر اضافہ ہوا کہ دار التبلیغ میں تمام رہائش گاہیں مہمانوں سے بھر گئیں جس کی وجہ سے بہتوں کو شہر میں اپنے رشتہ داروں اور احباب کے گھروں میں ٹھہرنا پڑا۔ اندازہ کے مطابق امسال بفضلہ تعالیٰ پہلے تمام سالانہ جلسوں کی نسبت زیادہ تعداد میں مہمان آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ڈھاکہ کے خدام و اطفال و انصار نے مہمانوں کی خدمت اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں دیگر جملہ انتظامات کی سرانجام دہی میں انتھک محنت کی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر اور سلسلہ کی بیش از پیش مخلصانہ خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مسجد احمدیہ کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد

مورخہ ۱۱؍ فروری بروز جمعہ بعد ادائیگی نمازِ جمعہ جو محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی، منظور شدہ نقشہ کے مطابق دار التبلیغ ڈھاکہ میں مسجد احمدیہ کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مکرم پراونشل امیر صاحب کی درخواست پر ازراہِ شفقت و نوازش قادیان شریف کی ایک اینٹ پر دعا فرما کر محترم مولانا ابو العطاء صاحب کے ہاتھ ارسال فرمائی تھی۔ یہ مبارک اینٹ محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب و بہاولپور نے لیکر تمام احباب سمیت ایک پُرسوز دعا فرمائی اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے وہ بابرکت اینٹ مجوزہ جگہ میں نصب فرما کر مسجد کی بنیاد رکھی۔ آپ کے بعد چھ ابتدائی اینٹیں علی الترتیب محترم مرزا عبد الحق صاحب، محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر مشرقی پاکستان، محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا، محترم چوہدری انوار احمد صاحب کاہلوں نائب امیر مشرقی پاکستان اور مکرم شمس الرحمٰن صاحب پراونشل سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے رکھیں۔

پہلا اجلاس:۔ اس مبارک تقریب کے بعد طبع شدہ پروگرام کے مطابق محترم پراونشل امیر صاحب کی زیرِ صدارت سالانہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور مکرم مولوی محمد سلیم اللہ صاحب نے ظہور امام مہدی علیہ السلام سے متعلق بنگلہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم جناب شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء چیئرمین جلسہ کمیٹی نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے مختصر خطاب فرمایا۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر نے افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا جس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر الفرقان و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ و مبلغ بلادِ عربیہ نے "موجودہ دنیا میں مذہب کی ضرورت" کے موضوع پر نہایت مدلل و مؤثر و دلنشین پیرایہ میں تقریر فرمائی جو سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنی۔ آپ نے یہ ثابت فرمایا کہ موجودہ دنیا کو باوصف صنعتی ترقیات کے حقیقی خوشحالی و امن کے لئے مذہب یعنی اسلام کی ضرورت ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم جناب دولت احمد خاں صاحب خادم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ڈھاکہ نے "پانچ بنائے اسلام" پر تقریر فرماتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب و بہاولپور نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے اسلامی تعلیم کی خصوصیات اور اس کی جامعیت و برتری کو ثابت فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی ممبر بورڈ آف ریونیو شروع ہوا۔ مولوی ابو طاہر صاحب نے تلاوت قرآن شریف فرمائی اور ماسٹر نور الٰہی صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر نے قرآن کریم کے فضائل و برکات کے موضوع پر مدلل و مفصل تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد "سیرۃ و تعلیم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری احمد توفیق صاحب سابق ریجنل قائد خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان نے "اسلام میں نظریہ جہاد" کے موضوع پر مبسوط و مدلل تقریر فرمائی۔ اس پر دوسرے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

تیسرا اجلاس برائے خواتین

یہ اجلاس جو مورخہ ۱۲؍ فروری بروز ہفتہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک منعقد ہوا صرف خواتین کے لئے مخصوص تھا جس میں بعض خواتین کی تقاریر کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم مولانا محمد صادق صاحب نے پُر از معارف تقاریر فرمائیں۔

مربیان و معلمین کا خصوصی اجلاس

اسی اثنا میں مربیان و معلمین مشرقی پاکستان کے ایک خصوصی اجلاس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ اور محترم پراونشل امیر صاحب نے ان کی مساعی کا جائزہ لیا اور اس کے بعد محترم مرزا صاحب موصوف نے درد بھرے دل کے ساتھ بہت ہی پُرخلوص، قیمتی و روح پرور نصائح فرمائیں جن کو سنکر سب حاضرینِ مجلس پر رقت اور خشیت اللہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آخر میں بہت ہی پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔

چوتھا اجلاس

اسی روز بعد ادائیگی نماز ظہر و عصر چوتھا اجلاس محترم مرزا عبد الحق صاحب کی زیرِ صدارت قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا جو مولوی سلیم اللہ صاحب نے کی۔ اور جناب مشتاق احمد صاحب نے بنگلہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا و ملایا نے "بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے اپنی تبلیغی مساعی و تجارب میں سے بعض نہایت دلچسپ ایمان افروز و سبق آموز واقعات بیان فرمائے۔ بعدہٗ مکرم جناب غلام صمدانی صاحب خادم پلیڈر برہمن بڑیہ نے "اسلام میں رواداری" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے اسلام کی بے نظیر تعلیم اور تاریخِ اسلام کے قابلِ تقلید واقعات کی روشنی میں رواداری کی اہمیت و ضرورت کو احسن رنگ میں ثابت کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے "مادہ پرستی اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیاءِ اسلام" کے موضوع پر مکرم جناب شیخ محمود الحسن صاحب سی۔ ایس۔ پی امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے تقریر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان دینی کارنامے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے ہاتھ پر تجدید دین و احیاء اسلام کے لئے ظہور میں آئے بالتفصیل سے بیان کئے۔ بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "قربانی اور کامیابی" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے قربانی کی لطیف فلاسفی بیان فرمائی اور ثابت فرمایا کہ انفرادی و قومی زندگی میں کامیابی کیلئے قربانی از بس ضروری ہے۔ آپ کی اس پُر اثر و بصیرت افروز تقریر کے بعد جلسہ کے دوسرے روز چوتھے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

پانچواں اجلاس

مورخہ ۱۳ فروری بروز اتوار صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک زیر صدارت محترم مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء اجلاس منعقد ہوا مولوی مطیع الرحمٰن صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور ماسٹر امیر حسین صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" اور "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوعات پر علی الترتیب مکرم جناب مصلح الدین صاحب ریجنل قائد خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان اور مکرم مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "وقف جدید اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا جو جذب و کشش و اثر کے لحاظ سے کمال درجہ پر تھا۔ آپ نے تحریک وقف جدید کو اس کے پس منظر میں پیش فرما کر اس کی اہمیت و افادیت کو نہایت احسن و مؤثر رنگ میں واضح فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھاری ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے۔ اس سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی دعوت دی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نے "اسلام میں تعلیم و تربیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مکرم جناب مقبول احمد جمال صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشن اور مکرم جناب عبدالجبار صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے تربیتی امور پر دلچسپ تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوئی۔

آخر الذکر دو تقاریر طبع شدہ پروگرام کے علاوہ تھیں۔ اسی روز صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈھاکہ و قائدین و نمائندگان مجالس مشرقی پاکستان کے ایک خصوصی اجلاس میں مجالس کے کاموں کا جائزہ لینے کے بعد انہیں نہایت قیمتی نصائح و ہدایات سے نوازا۔

چھٹا اجلاس

سہ روزہ جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس بعد ادائیگی نماز ظہر و عصر (جمع) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی محمد اظہر صاحب نے فرمائی۔ اور نظم جناب مشتاق احمد صاحب سہگل نے پڑھی جس کے بعد محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان گنت عظیم الشان کارناموں میں سے بعض کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کے دوران حضور رضی اللہ عنہ کی تڑپا دینے والی یادِ مقدس بار بار فاضل مقرر کے ساتھ سامعین پر رقت طاری کرتی رہی۔ اسکے بعد معاشرتی فلاح کے متعلق اسلامی تعلیم کے موضوع پر مکرم جناب مصطفیٰ علی صاحب چیف ٹیکنیکل انفارمیشن آفیسر جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن نے پُر از معلومات دلچسپ تقریر فرمائی۔ بعدہٗ "اسلام و امن عالم" کے موضوع پر مکرم جناب شمس الرحمان صاحب ایل ایل بی (لنڈن) بار ایٹ لاء نے پُر مغز تقریر فرمائی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے احمدیت کا مغربی تہذیب پر اثر کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغ اسلام کے نتیجہ میں عظیم الشان نتائج اور معین تجارب و واقعات کی روشنی میں ثابت فرمایا ہے کہ اسلام مغربی تہذیب پر اپنا گہرا اثر ڈال رہا ہے۔ جو اگرچہ اب اپنی ابتدائی مرحلہ پر ہے۔ لیکن اس کا روشن مستقبل ہے۔ جس میں اسلام مغربی تہذیب پر غالب ہونے والا ہے۔ آپ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا "انسانی زندگی کے لئے وحی و الہام کی ضرورت" موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے قرآنی و عقلی دلائل کی روشنی میں اس امر کو ثابت فرمایا کہ زندہ یقین بغیر وحی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو سچی عملی قوت پیدا کرے اور قربانی کی توفیق بخشے۔ انسانی زندگی کی اہم و بنیادی اغراض کو پورا کرنے کے لئے غیر تشریعی وحی و الہام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے تشریعی وحی قرآن مجید کی صورت میں تکمیل پا چکی ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر نے صدارتی خطاب ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے دوستوں کو بہت اہم و قیمتی نصائح فرمانے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن جس کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی ہے کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے دوستوں کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اسکے بعد آپ نے پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ احباب کو رخصت فرمایا۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا چھیالیسواں سالانہ جلسہ نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

عید الاضحی پر قربانی کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

عید الاضحی یعنی قربانیوں والی عید قریب آرہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ۲ اپریل کو عید ہو گی۔ اس موقعہ پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشان کے توسط سے قربانی کروانا چاہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد فی جانور (چھترا) کم از کم پچاس روپے کے حساب سے رقم بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عید الاضحی کے قریب جانوروں کی قیمت میں خصوصیت سے بہت اضافہ ہو جایا کرتا ہے۔ اور بعض اوقات مناسب جانور بھی مہیا نہیں ہوتے لہٰذا اس میں توقف نہ کیا جائے یہ رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام بھجوائی جائیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

دعائے مغفرت

میری والدہ مریم سلطان صاحبہ اہلیہ ملک عبدالمجید صاحب مورخہ ۲۵/۲/۶۶ کو انتقال فرما گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موصوفہ احمدیت کی بڑی شیدائی تھیں۔ تقسیم سے قبل لجنہ اماء اللہ قصور ضلع لاہور کی صدر بھی رہ چکی ہیں۔ بہت عبادت گذار مہمان نواز اور خوش خلق تھیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین

ملک محمود مجید ایڈووکیٹ سکنہ بالمقابل پولیس چوکی کرشن نگر لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے

پاکستان ویسٹرن ریلوے

مغربی پاکستان کی سکونت رکھنے والے خواتین امیدواروں سے پاکستان ویسٹرن ریلوے میں "لیڈی" ڈویژن رجسٹرڈ نرسوں کی ۹ اسامیاں (علاوہ ازیں ۳ امیدوار ویٹنگ لسٹ میں رکھے جائینگے) پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسامیوں کا ۳۳ فیصد ریلوے ملازمین جو ملازمت میں ہوں ریٹائر ہو چکے ہیں یا وفات پا چکے ہیں ان کی لڑکیوں، پوتیوں اور زیر کفالت (اگر فوت ہو چکا ہو) بہنوں کے لئے ۵ فیصد سابقہ فوجی ملازموں کے لئے مخصوص ہیں۔ کامیاب امیدواروں کو مجوزہ میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہوگا اور انہیں پاکستان ویسٹرن ریلوے میں کسی جگہ بھی تعینات کیا جا سکتا ہے۔

کم از کم تعلیمی قابلیت ا: بطور نرس ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ ڈپلومہ۔ ۲: نرسز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت بطور نرس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے اور "لیڈی" ڈویژن میں سرٹیفکیٹ رکھتی ہوں

نوٹ:- ایسی امیدواران جو مڈوائفری میں اضافی ٹریننگ اور عورتوں اور بچوں کے مابین کام میں خصوصی تجربہ رکھتی ہونگی۔ انہیں ترجیح دی جائیگی۔

عمر کی حد: ۱۸ اور ۳۵ سال کے درمیان

تنخواہ: ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۵۰ روپے کے کنالیڈیڈ سکیل میں ۱۷۵ روپے ماہوار علاوہ ازیں رولز کے تحت میٹنگ الاؤنس، یونیفارم الاؤنس اور دیگر مروجہ الاؤنسز بھی دئے جائینگے مفت رہائشی جگہ ۵۰ یونٹ ماہوار تک مفت بجلی کی فراہمی کی سہولت ہوگی۔

درخواستوں کی ترسیل: درخواستیں مقررہ فارموں پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ۱/۰۰ روپیہ فی فارم کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ان پر درج شدہ ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے وائس چیئرمین ریلوے سپیریئر سلیکشن بورڈ (پرسانل)، ایمپریس روڈ لاہور کو ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء تک پہنچ جانا ضروری ہیں۔ تمام درخواستوں کے ہمراہ ان میں درج شدہ اندراج کے ثبوت کے طور پر اسناد کی مصدقہ نقول آنا ضروری ہیں۔ اسی طرح متعلقہ ضلع کے کلاس ون مجسٹریٹ سے متعلقہ ضلع میں مستقل رہائش کا سکونتی سرٹیفکیٹ بھی آنا ضروری ہے۔ پسماندہ زیر حفاظت اور قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر سے اور وہ جو آزاد کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں انہیں منسٹری آف کشمیر افیئرز گورنمنٹ آف پاکستان سے سرٹیفکیٹ پیش کریں۔

خصوصی ہدایات: پسماندہ زیر حفاظت اور قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے درخواست فارم کی قیمت ۱/۰۰ روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہوگی

۱۴۶۶۱۱۵۶۶۵

نکاح بیوگان اور اس کی اہمیت

قابل توجہ امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

قرآن کریم میں ہے۔ وانکحوا الایامیٰ منکم (النور) کہ اے مومنو۔ اپنے میں سے بیوگان کا نکاح کرو۔ اور ان کی شادی کا انتظام کرو۔

۲۵ فروری ۱۹۶۶ء بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک بیوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور بیوگان کے نکاح کی اہمیت بیان فرمائی۔ نیز بیان فرمایا کہ بعض قوموں میں نکاح بیوگان کو بہت بُرا خیال کیا جاتا ہے۔ اور ان کی اتباع میں مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوگئے۔ جو نکاح بیوگان کے مخالف ہیں۔ حالانکہ اسلام بیوگان کے نکاح کا حکم دیتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ رہ کر یہ خیال کرتی ہے۔ کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن ہوگئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے۔ اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود شیطان کی چیلیاں اور لعنتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے۔ کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد واضح ہے۔ امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ بیوگان کی جو شادی کے قابل ہیں۔ فہرستیں تیار کر کے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کریں۔ اور نظارت ہذا کو رپورٹ دیتے رہیں۔ براہ راست بھی حضور کی خدمت میں اطلاع بغرض دعا کی جاسکتی ہے۔ بیوگان کی فہرستیں تیار کرائی جائیں امراء۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ اور سیکرٹریان رشتہ ناطہ مل کر ایسے رشتوں کا انتظام کریں۔ رپورٹ کا آنا بہرحال ضروری ہے۔"

(ناظر اصلاح وارشاد)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ایک بی ایس سی۔ بی ایڈ

۲۔ ایک ایس وی

۳۔ ایک ورکشاپ انسٹرکٹر (لکڑی کے کام کے لئے)

سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے جلد بھجوا دیں (خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چندہ تحریک جدید کی اقل ترین شرح

مبلغ دس روپیہ

فہرست وعدہ جات میں متعدد وعدے پانچ روپیہ سے کم بھی دیکھنے میں آرہے ہیں احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تین سال سے حضور رضی اللہ نے اس چندہ کی کم از کم شرح دس روپیہ مقرر فرما دی ہے۔ کسی کمانے والے احمدی فرد کا چندہ اس شرح سے کم نہ ہونا چاہیئے وعدہ لینے والے حضرات اس ہدایت کی پابندی کرائیں۔

(وکیل المال اول)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے -/۳۰۰ روپے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳۳۰۔ محترمہ سیدہ رفیعہ جبیں بخاری صاحبہ اہلیہ سید ارشاد احمد صاحب لاہور شہر۔ ۔ ۔ ۳۰۰

۳۳۱۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد صادق صاحب چک ۶۳ گ ب ضلع لائلپور ۔ ۔ ۳۰۰

۳۳۲۔ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ بیگم قریشی محمد مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ شہر ۔ ۔ ۳۰۰

۳۳۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ قریشی محمد مسعود صاحب دستگیر کالونی کراچی ۔ ۔ ۳۰۰

۳۳۴۔ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۔ ۔ ۳۰۰

۳۳۵۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب دارد پوری لائلپور ۔ ۔ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

قاضی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے محبین سے درخواست

احباب جماعت کو الفضل کے ذریعہ اخویم قاضی محمد رشید صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع مل چکی ہے ایسے تمام محبین سے جنہیں اخویم قاضی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سے مصاحبت اور ہم نشینی حاصل رہی ہے۔ درخواست ہے کہ وہ ان کے شمائل کے متعلق جو کچھ جانتے ہوں۔ اس عاجز کو یا عزیز مبارک احمد صاحب انصاری اور رفیق احمد صاحب ثاقب پروفیسران تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں سے کسی کو لکھکر بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ عنا

العبد الضعیف:۔ محمد سعید انصاری استاذ الجامعہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ گذشتہ تین روز سے زیادہ بیمار ہیں۔

(ملک منور احمد محمود محاسب جماعت احمدیہ پشاور)

۲۔ میرے ماموں مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب کرنڈی میں ۱۲/۱۲ یوم سے بیمار ہیں۔

محمد شریف ربوہ دفتر امور عامہ

۳۔ میرے والد محترم ولایت حسین صاحب تقریباً دو ہفتے سے عرق النسا کی درد سے علیل ہیں۔ (ہدایت اللہ ہادی متعلم ٹی آئی کالج ربوہ)

۴۔ میرے نسبتی برادر شدید طور پر بیمار ہیں۔ (خوشی محمد کلرک دفتر بیت المال ربوہ)

۵۔ میرے بڑے بھائی چوہدری محمد عبداللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی کا ایک طرف کا اپریشن کامیابی سے ہو گیا تھا اب ان کی دوسری طرف کا اپریشن ہونے والا ہے

(خاکسار محمد اسلم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گجرات)

۶۔ خاکسار کو اچانک دل کا دورہ ہوگیا ہے۔ جسکی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔

(خاکسار:۔ لطف الرحمٰن خالد وقف جدید ربوہ)

۷۔ میرے بہنوئی سید محمد حسین شاہ صاحب آف جھنگ صدر بوجہ ٹانگ میں درد بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں (سراج بی کارکنہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۸۔ خاکسار کے بڑے بھائی نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گرمولا ورکاں پر ایک مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے (خاکسار محمد الدین۔ ربوہ)

۹۔ خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ اور اہلیہ بیمار ہیں (خاکسار محمد الدین کلرک دفتر ربوہ)

۱۰۔ خاکسار کی ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ تا حال سخت بیمار ہیں۔ (ملک بشیر احمد گورنمنٹ کوارٹر نمبر جی بی ربوہ)

۱۱۔ مکرم ڈاکٹر سردار احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ چند دن سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

(محمود احمد نسیم واقف زندگی جماعت احمدیہ حسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ)

۱۲۔ خاکسار چند پریشانیوں ومشکلات میں مبتلا ہے (محمد مدد علی ۱۲/۱۴ یونیشیا لائن۔ کراچی ۳)

۱۳۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ نعیمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری خالد لطیف صاحب آف بہاولنگر کا اپریشن ہوا ہے۔ (نذیرہ بیگم اہلیہ میاں عارف محمد ربوہ)

۱۴۔ مجھے بخار اور دائیں بازو میں سخت تکلیف ہے (خاکسار سعیدہ بیگم بنت شیخ شمس الدین صاحب محمد نگر)

۱۵۔ کاروبار کے سلسلہ میں مقدمے چل رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے پریشانی بہت ہے (شمیم احمد ناصر کراچی)

احباب ان سب احباب کے لئے دعا فرمادیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۱۲۲

میں نواب بی بی زوجہ عبدالرحمٰن قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۶۲ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ ۱۰۰ صد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) دو عدد طلائی بالیاں وزنی ۲ ماشہ مالیتی پندرہ روپے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا نواب بی بی زوجہ عبدالرحمٰن۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ ظریف احمد خان کمپوڈر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن محلہ دارالصدر ربوہ

مسل ۱۸۱۲۳

میں محمد افضل ولد چوہدری سربلند خان قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تین صد روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ محمد افضل ۳ سیکنڈ ایئر میڈیکل کالج ہوسٹل۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز محتسب امور عامہ۔ ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا۔ ربوہ۔

ولادت

میری ہمشیرہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی مقیم لندن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

بچہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محمد احمد تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کا نواسہ اور مکرم قریشی منظور احمد صاحب ٹائپ کا ربوہ کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس بچے کو نیک متقی خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار

عبدالرب انور محمود ایم ایس سی کراچی

اعلان

تمام امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر قابل نکاح ذکور و اناث کی فہرست ضروری کوائف کے ساتھ دفتر رشتہ ناطہ میں بھجوائیں۔ فہرستوں کے نہ آنے کی وجہ سے ضرورت مند احباب کو رشتوں کے بتانے میں دقت پیدا ہو رہی ہے نیز اپنی اپنی جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھجواتے سو امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو تاکید فرمائیں کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں دفتر رشتہ ناطہ کو بھجوائیں۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ)

ڈاکٹر اختر احمد شیخ

اوقات مشورہ:۔ شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

غریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے

کوٹھی المنظور، دارالصدر غربی بالمقابل کوٹھی چوہدری ظفر اللہ خان،

ضروری اعلان

فروری ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں راہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس مارچ ۱۹۶۶ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً ایجنسی کی ترسیل روک دے گا۔

(منیجر الفضل ربوہ)

ھو الشافی

دانت

منٹ نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج "ڈنٹ کیور" ۱/۲ روپے

گوشت خورہ دندان کا کامیاب علاج "انجی پائیوریا" ۱/۵۰

دانتوں کے گھس کو دور کرنے کے لئے "اینٹی کیریز" ۱/۰۱

کیور ریمیڈیز کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی گولبازار ربوہ

تصحیح

الفضل مورخہ ۳ مارچ کے صفحہ ۵ پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے جلسہ یوم مصلح موعود کی روداد میں پہلے کالم کی آخری سطروں میں سہو کتابت سے "حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد طیبہ" کے الفاظ شائع ہوگئے ہیں صحیح الفاظ یہ ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد طیبہ"

احباب تصحیح فرمالیں۔

خط و کتابت کرتے وقت احتیاط کی ضرورت

جب سے تحریک جدید کے وعدہ جات کا اعلان ہوا ہے جماعتوں کی طرف سے بھاری بھرکم لفافے بغیر مناسب ٹکٹوں کے کثرت سے موصول ہو رہے ہیں اس کے نتیجہ میں لفافے بیرنگ ہو جاتے ہیں اور دفتر ہذا کو ایسا خرچ برداشت کرنا پڑ رہا ہے جو ذرا سی احتیاط کے ساتھ بچایا جا سکتا ہے اس لئے عہدیدار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ لفافہ سپرد ڈاک کرنے سے پہلے اس کا وزن کروا کر ٹکٹوں کے متعلق اطمینان حاصل کر لیا کریں تا کہ سلسلہ کو یہ بلاوجہ نقصان نہ پہنچے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

طفل امروز قائد فردا

ہماری قومی ترقی کے مستقبل کا انحصار ہمارے بچوں کی عمدہ تربیت پر ہے جو احباب اپنے بچوں اور قومی بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ان کے تعاون کے لئے تیار ہے۔ اپنی مشکلات اور ضروریات سے خاکسار کو فوراً اطلاع دیں۔

محمد اسمٰعیل

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کے لئے عزت کا ایک معیار مقرر کیا ہے

اس معیار کے مطابق عزت کا طالب ہونا عین منشائے الٰہی کے مطابق ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عزت اور ذلت کے قرآنی معیار کی وضاحت کرتے ہوئے [redacted] فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سورۂ فاتحہ کے مضامین پر غور کرنا چاہیئے۔ سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ مومن عزت کا طالب ہوتا ہے اور یہ کوئی بری بات نہیں اور وہ ذلت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ بھی کوئی بری بات نہیں اگر یہ باتیں یعنی طلب عزت اور ذلت سے احتراز کی کوشش بری ہوتیں تو یہ کیس طرح ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ خود ہم کو ان کی طرف سورۂ فاتحہ میں توجہ دلاتا۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بندہ کچھ تو خدا تعالیٰ سے انعام مانگتا ہے اور کچھ باتیں ایسی ہیں جن سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہے پس اگر عزت کی طلب اور ذلت سے بچنے کی سعی بری بات ہوتی تو ہم کو خدا تعالیٰ ہرگز ایسی دعا نہ سکھلاتا جس میں یہ دونوں باتیں ہوں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو ایسی دعا سکھلائی ہے اور وہ دعا ہر نماز میں کرنے کا حکم ہے یعنی یہ کہ اپنے لئے عزت مانگو اور ذلت سے بچنے کی خواہش کرو اور یہ تقاضا ایک طبعی تقاضا ہی نہیں بلکہ مذہبی اور روحانی تقاضا ہے اور اس حد تک بندہ مجرم نہیں ٹھہرتا بلکہ خدا کے منشاء کو پورا کرنے والا اور اس کی رضا کا طالب قرار پائے گا اگر ہماری جماعت کے دوست عزت کے طالب اور ذلت سے محفوظ رہنے کے خواہشمند ہوں تو یہ کوئی بری بات نہیں اس حد تک کہ وہ عزت کے طالب ہوں اور ذلت سے بچنے کی سعی کریں خدا تعالیٰ بھی ان کی خواہش کو جائز قرار دے گا اور اس کا رسول بھی مگر یہاں ایک اختلاف پیدا ہو سکتا ہے جو نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں اور وہ اس بات کے سمجھنے میں ہے کہ عزت کیا چیز ہے اور ذلت کیا ہے؟ اور کس رنگ میں مومن عزت کا طالب اور ذلت سے بچنے کا خواہشمند ہو تو اس کا یہ کام قابل اعتراض نہیں اور وہ کونسی صورت ہے کہ جب اس کا طالب عزت ہونا اور ذلت سے بچنے میں کوشاں ہونا قابل اعتراض ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جہاں مومن کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ عزت کا طالب ہو اور ذلت سے بچنے کا خواہشمند ہو وہاں خود ہی عزت اور ذلت کی وضاحت بھی فرما دی ہے پس خدا تعالیٰ کی بیان کردہ عزت کی طلب تو بہتر اور منشائے الٰہی کو پورا کرنے والی ہوگی لیکن اگر ہم عزت کا مفہوم بدل دیں اور اپنی طرف سے کوئی عزت ٹھہرالیں اور پھر اس کے طالب ہوں تو ہم مجرم ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں عزت کا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ہم کو ان لوگوں کا سیدھا رستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا اور وہ منعم علیہم لوگ کون تھے ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (نساء ع ۹)

پس جو بندہ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین والا انعام پانے کی جستجو کرتا اور نیکیوں اور تقویٰ کا طالب بنتا ہے وہ ہرگز جاہ کا طالب اور دین پر دنیا کو مقدم کرنے والا نہ سمجھا جائے گا۔ بلکہ قرآن مجید کی رو سے وہ بندہ فرض الٰہی کو پورا کرنے والا اور منشائے الٰہی کے مطابق عمل کرنے والا سمجھا جائے گا کیونکہ وہ ان انعامات کو طلب کر رہا ہے جو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کو ملے اور ان انعامات کی طلب جو ان لوگوں کو ملے عین منشائے الٰہی بلکہ حکم الٰہی کے مطابق ہے۔"

(الفضل ۸ اگست ۱۹۶۲ء)

○

میزو قبائل اور بھارتی فوج میں شدید جنگ

خفیہ ریڈیو سٹیشن کی طرف سے بغاوت کو کامیاب بنانے کی اپیل

نئی دہلی ۴ مارچ۔ آسام کے پہاڑی علاقوں میں میزو قبائل اور بھارتی فوج کے درمیان گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ فوج نے ضلعی صدر مقام ایجال پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن مونگلے کا شہر ابھی تک باغیوں کے قبضہ میں ہے اور وہاں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ بغاوت سے متاثرہ علاقہ کا انتظام فوج کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بغاوت کو ختم کر دے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ بغاوت سے متاثرہ علاقے میں بھارتی فوج کو فوجی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے کمک بھیج دی گئی ہے۔ اس علاقے میں میدانی راستوں سے فوج بھیجنا ممکن نہیں۔ کیونکہ باغیوں نے ذرائع رسل و رسائل کو یا تو تباہ کر دیا ہے یا ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ علاقہ میں کرفیو نافذ کیا گیا ہے۔ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے میزو قبائل کے ایک کیپٹن کو ہلاک کر دیا ہے اور گولہ بارود کے ایک بہت بڑے ذخیرے پر قبضہ کر لیا ہے۔

صورت حال اتنی سنگین ہے کہ بھارتی پارلیمنٹ کے پچاس ارکان نے کل اس بارے میں وضاحتی بیان دینے کا مطالبہ کیا۔

بھارتی وزیر داخلہ مسٹر نندا نے بتایا کہ اس قسم کی خبریں ملی ہیں کہ ایک خفیہ سلسلہ ریڈیو سٹیشن نے اس علاقہ میں اپنی نشریات شروع کر دی ہیں۔ اور پہاڑی قبائل اور عوام کو بھارتی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے پر اکسا رہا ہے انہوں نے کہا کہ اس بارے میں سرکاری طور پر تحقیقات کی جا رہی ہے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ نشریات کس مقام سے ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ایوان کو یقین دلایا کہ بغاوت کو سختی سے کچل دیا جائے گا اور ایسے اقدامات کئے جائیں گے کہ باغی دوبارہ سر نہ اٹھا سکیں۔

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کی کانووکیشن بروز اتوار ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء پونے دس بجے ہونا قرار پائی ہے۔ کالج کے تمام طلباء جنہوں نے ۱۹۶۵ء میں بی اے بی ایس سی پاس کیا ہے شمولیت کے لئے بروقت ربوہ میں حاضر ہو جائیں۔ ریہرسل ۱۲ مارچ کو پانچ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوگی۔ گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز سے حسب سابق مل سکیں گے۔

(پرنسپل)

گھانا کے معزول صدر ڈاکٹر نکرومہ کو گنی کا صدر بنا دیا گیا

عدلیس ابابا ۔ ۴ مارچ۔ گنی کے گشتی سفیر مسٹر ڈائیلو نے انکشاف کیا ہے کہ ڈاکٹر انکرومہ کو صدر سیکوتوری کی جگہ گنی کا سربراہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور وہ بیک وقت گھانا اور گنی دونوں ملکوں کے صدر ہوں گے۔ مسٹر ڈائیلو نے بتایا کہ صدر سیکوتور ڈاکٹر نکرومہ کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں اور گنی اور گھانا کا وفاق قائم کر دیا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے امتحانات

لاہور ۴ مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے یونیورسٹی کے امتحانات مندرجہ تاریخوں سے شروع ہوں گے

بی اے اور بی ایس سی پارٹ دوم صرف انگریزی، بیچلر آف سوشل ورک پارٹ دوم، بیچلر آف فائن آرٹس پارٹ دوم بی اے اور بی ایس سی آنرز کے امتحانات پانچ جولائی سے شروع ہوں گے۔

بی اے اور بی ایس سی پارٹ اول کے تمام امتحانات ۲ جون سے، بی اے اور بی ایس سی آنرز پارٹ سوم، ایم اے اور ایم ایس سی کے امتحانات ۱۲ جولائی سے شروع ہوں گے ایم ایس سی جیولوجی کے امتحانات ۲۴ جولائی سے، ایم اے اور ایم ایس سی کے امتحانات ۲۷ جولائی اور انڈسٹریل انجینئرز کے ڈپلومہ کے امتحانات ۴ اکتوبر سے شروع ہوں گے۔